قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ فِی یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَھَبٍ فَاَھَمَّنِی شَانُھُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ فِی المنام ان انفخھما فنفختھما فطارا - فاولتھما کذابین یخرجان بعدی احدھما العنسیّ والاٰخر مسیلمہ - یعنی رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ وہ مجھے برے معلوم ہوئے تو خواب میں ہی مجھے وحی ہوئی۔ کہ میں ان کو پھونک مار کر اڑا دوں۔ چنانچہ میں نے پھونک ماری۔ اور وہ دونوں اڑ گئے۔ پس ؐ نے اس کی تعبیر یہ کی کہ دو کذاب ہونگے جو میرے بعد نکلینگے۔ ان میں سے ایک اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ "

اب کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ واقعہ میں عنسی اور مسیلمہ کذاب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی ظاہر ہوئے تھے؟

نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ وہ دونوں آپ کے زمانہ میں ہی ظاہر ہو چکے تھے۔ اور ایک ان میں سے زمانہ نبوی میں ہی مارا گیا تھا۔

تو معلوم ہو گیا۔ کہ یہاں بعدی کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ "میرے برخلاف" جیسا کہ ظہور میں آیا۔ پس حدیث لانبی بعدی میں بھی بعدی کے یہی معنے ہیں تفکروا یا اولی الالباب +

راقم۔ تاج الدین (لائلپوری) متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

شیعہ کا غلط حوالہ

اصلاح آمادہ فساد

ناظرین تشحیذ کو معلوم ہے۔ کہ ستمبر ۱۹ء کے رسالہ میں ہم نے مدیر اصلاح سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ آپ نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ رسول اللہ نے بوقت انتقال فرمایا۔ لاؤ۔ قلم و دوات وصیت نامہ لکھدیں۔ تو عمر نے کہا۔ یہ شخص غلبہ درد سے ہذیاں بکتا ہے۔ (دیکھو صحیح البخاری کتاب المرضی ص ۱۲۶ مطبوعہ دہلی)

یہ کتاب المرضیٰ میں کہاں لکھا ہے؟ اس پر اصلاح (کھجوہ) نے لکھا۔ کہ جو حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ بخاری کی کتاب المرضیٰ کا ہے پارہ ۱۸۔ ہم نے نومبر کے تشحیذ میں تفصیل سے لکھا۔ کہ پہلے تو کتاب المرضیٰ میں کوئی ایسی حدیث ہی نہیں ملتی تھی۔ جس کے کسی لفظ کا یہ ترجمہ ہے۔ کہ "یہ شخص ہذیان بک رہا ہے" اب پارہ ۱۸ دیکھا۔ اس میں کتاب المرضیٰ ہی نہیں۔ یا مظہر العجائب۔ ہاتھی معہ ہودج غائب۔ باوجود اسقدر غلط دینے والی زک اٹھانے کے اصلاح چپ نہیں ہوا۔ اور لکھ دیا کہ باب کتابۃ العلم میں حدیث ہے۔ جس کے الفاظ ہیں۔ قال عمر ان النبی غلبہ الوجع وعندنا کتاب اللہ حسبنا فاختلفوا۔" اس روایت کو دیکھئے اور بتائیے کہ ہجر کہنے والا بجز عمر کون ہو سکتا ہے۔" حالانکہ ہر ایک شخص جس کے دماغ میں ذرہ بھی عقل و فہم موجود ہو۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ اول تو مطالبہ یہ تھا۔ کہ کتاب المرضیٰ صحیح البخاری میں کونسے الفاظ ہیں۔ جن کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔" عمر نے کہا یہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے پھر دوسرا مطالبہ یہ کہ کتاب المرضیٰ جو پارہ ۱۸ میں بتائی ہے۔ پارہ ۱۸ سے کتاب المرضیٰ نکال کر دکھاؤ۔ تیسرا مطالبہ اب یہ ہے۔ کہ روایت کتابۃ العلم کے الفاظ یہ ہیں۔ قال عمر ان النبی غلبہ الوجع جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہا عمر نے کہ نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درد و تکلیف کا غلبہ ہے۔ پس یہ کہنا۔ کہ اس روایت کو دیکھئے اور بتائیے" ہجر کہنے والا بجز عمر کون ہو سکتا ہے" بے دیانتی کے بعد نہایت بے شرمی کی بات ہے۔ کیونکہ اس روایت میں مطلق ہجر کا لفظ نہیں اور جہاں ہجر ہے۔ وہاں فقالوا لکھا ہے۔ چنانچہ آپ نے خود ہی اصلاح نمبر ۲ ماہ صفر جلد ۲۳ میں یہ حدیث لکھی ہے۔ کہ فقال ایتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ھجر رسول اللہ تنازعوا بھی جمع کا صیغہ ہے اور فقالوا بھی۔ آپ عمر سے ایک بات کیوں منسوب کرتے ہیں۔ جس کا ثبوت آپ صحیح البخاری سے نہیں دے سکتے۔ چنانچہ آپ کی اس تحریر پر فروری ۱۹۲۰ء کے رسالہ تشحیذ میں کافی نوٹس لیا جا چکا ہے۔ اس کے

بعد اصلاح جلد ۲۳ نمبر۴ بربیع الثانی ۱۳۳۸ھ کے پرچے میں پھر ہمارے دوست ایڈیٹر اصلاح کو دورہ اُٹھا ہے۔ اور کچھ عجیب بے ہنگم باتیں لکھی ہیں۔ ہر طرح سے اپنی جان چھڑانی چاہی ہے۔ مگر یہ وہ کلنک کا ٹیکہ ہے۔ جو شیعہ صداقت و امانت کے ماتھے سے قیامت تک نہیں مٹے گا۔ کبھی تو آپ لکھتے ہیں۔

"آپ کو اس سے کیا واسطہ۔ جبکہ آپ مرزا صاحب کو نبی مان چکے۔ اور خلیفہ دوم بھی مرزا بشیر احمد کو بنایا۔ جنہوں نے صاف صاف کہ دیا۔ کہ سنہ ۱۹۰۱ھ کے قبل کی کتابیں ان کی منسوخ ہیں۔ اور دس برس تک خدا ان کو بھی کہتا رہا۔ مگر انہوں نے نہ سمجھا۔ نہ مانا۔"

(اصلاح نمبر۴)

اور کبھی تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب احقاق حق کا کیا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ کتاب المرضی اور پارہ ۱۸ سے انکار ہے۔ تو کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ صحیح بخاری کے وجود سے بھی انکار کیا جائے۔ اگر آپ کو کتاب المرضی بخاری میں نہیں ملتی۔ تو پہلا پارہ باب کتابۃ العلم ملاحظہ کیجئے۔ صد۲۱ مطبوعہ مصر جس میں یہ حدیث اس طرح ہے۔ قال ایتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ قال عمر ان النبی غلبہ الوجع وعندنا کتاب اللہ حسبنا۔

اب کہئے۔ ہاتھی مع ہودج غائب ہوا یا کیا۔ کیونکہ پہلے پارہ میں بھی نکل آیا۔ فرق اسقدر ہے۔ کہاں ہیں ہجر یا اہجر نہیں ہے۔ جس کے معنے ہذیان بکتے ہیں۔ مگر یہ تو یہی بات ہے۔ کہ جس کو درد زیادہ ہوتا ہے۔ وہ کبھی کبھی ہذیان بھی کہ جاتا ہے۔ زیادہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ صد۳۔ اصلاح جلد ۲۳۔

حضرت ایڈیٹر صاحب اصلاح! بے ادبی معاف۔ آپ نے اس عبارت میں کئی جھوٹ بولے ہیں۔ ہمیں حدیث سے کیوں واسطہ نہیں۔ کیا حضرت

خاتم النبیین علیہ صلوٰۃ رب العالمین کی نبوۃ کے علاوہ کسی اور کی نبوۃ پر ایمان لائیں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ سے کچھ واسطہ نہیں رہتا۔ ہمارا مذہب تو مشہور و معروف ہے

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مرزا صاحب کو نبی جو ہم مانتے ہیں۔ تو اسی وجہ سے کہ آپ بروزی رنگ میں وہی خاتم النبیین ہیں۔ پس احادیث رسول سے ہم ہی کو تو واسطہ ہے۔ نہ ان لوگوں کو جو رسول اللہ کی دوسری بعثت میں آپ کے منکر ہو کر اس بات کا ثبوت دے چکے ہیں۔ کہ اگر بعثتِ اول میں موجود ہوتے۔ تو وہی کرتے۔ جو ابولہب و ابوجہل نے کیا۔

۲۔ ہم نے مرزا بشیر احمد کو خلیفہ دوم نہیں بنایا۔ خدا جانے شیعہ کیوں غلط اور بے تحقیق بات کہنے کے عادی ہوتے ہیں۔

۳۔ ہمارے خلیفہ دوم کا نام مرزا محمود احمدؐ ہے۔ اور انہوں نے قطعاً کہیں نہیں لکھا۔ کہ سنہ ۱۹۱۰ء سے پہلی کتابیں حضرت مسیح موعودؑ کی منسوخ ہیں۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں تو حضور مسیح موعود فوت ہوئے۔ تو سنہ ۱۹۱۰ء کے کیا معنے؟ ایک جھوٹ سنہ ۱۹۱۰ء۔ دوسرا جھوٹ یہ کہ اس سنہ سے پہلی کتابیں منسوخ سمجھنا ہمارا مذہب ہے۔ سنہ ۱۹۱۰ء تو کجا۔ ہم تو سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلی کتابیں بھی منسوخ نہیں سمجھتے۔ تیسرا جھوٹ یہ کہ خدا ان کو کہتا رہا۔ انہوں نے نہ سمجھا نہ مانا۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہمارے امام القائم بامر اللہ کا ابتداء سے یہی مذہب تھا۔ کہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ و کثرت اظہار امور غیبیہ سے مشرف ہوں۔ اسی کے دلائل آپ نے سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلی کتابوں میں دیئے۔ اور اسی کے بعد میں پس منسوخ کچھ بھی نہیں۔

۴۔ آپ مجھے الزام دیتے ہیں۔ کہ کتاب المرضی اور پارہ ۱۸ سے انکار کرتا ہے۔ یہ سیاہ جھوٹ ہے۔ مجھے متعلق کتاب المرضی اور پرچہ ۱۸ سے انکار نہیں۔ البتہ انکار ہے تو یہ کہ:۔

(۱) کتاب المرضی میں کسی حدیث کے یہ الفاظ نہیں جس کا یہ ترجمہ ہو سکے۔ کہ عمر نے کہا یہ شخص ہذیان بک رہا ہے۔" پس آپ نے جو حوالہ اس کا اصلاح نمبر ۵ میں دیا تھا۔ دیکھو۔

صحیح البخاری کتاب المرضیٰ صفحہ ۸۴۶ مطبوعہ دہلی) یہ بالکل غلط ہے۔ اور چونکہ اس غلطی پر اصرار کیا۔ باوجود حوالہ پیش نہ کر سکنے کے اس لئے میں کہتا ہوں۔ عمر نے کہا "یہ شخص ہذیان بک رہا ہے" کتاب المرضیٰ میں بتانا مذہبی دنیا میں فحش ترین بددیانتی ہے۔ سُن لیا آپنے؟

(ب) آپ نے جلد ۲۲ نمبر ۳ میں لکھا "کیونکہ جو حوالہ اصلاح میں دیا گیا ہے۔ وہ بخاری کی کتاب المرضیٰ کا ہے پارہ ۱۸" یہ بھی غلط ہے۔ بخاری پارہ ۱۸ میں کتاب المرضیٰ قطعاً نہیں

(ج) بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ تمام صحیح بخاری میں کسی حدیث کے یہ الفاظ نہیں۔ جن کا یہ ترجمہ ہو سکے۔ کہ عمر نے کہا۔ یہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے۔ اگر آپ میں کچھ ہمت انسانی ہے۔ غیرتِ ایمانی ہے۔ تو بخاری کتاب المرضیٰ سے وہ الفاظ حدیث پیش کرو۔ جن کا یہ ترجمہ ہو سکے۔ کہ عمر نے کہا۔ "یہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے" میں نہایت زور سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ آپ ہرگز ایسے الفاظ نہیں دکھا سکینگے۔ جب نہیں دکھا سکتے۔ تو پھر یہ کیا شور و شغب ہے۔ جو میں سن رہا ہوں۔ کیا شرافت جہان سے اٹھ گئی۔ کیا شرم بالکل رخصت ہو گئی۔ جب انسان اپنے بالاصرار دعوٰے کے مطابق حوالہ نہ دکھا سکے۔ تو اس کو کم از کم خاموش ہو جانا چاہئے۔ کیا آپ کی بستی میں چلّو بھر پانی بھی نہیں؟

۵۔ سوال تو کتاب المرضیٰ کے متعلق تھا۔ لیکن اب آپ مجھے بخاری کا پہلا پارہ باب کتابۃ العلم بتاتے ہیں۔ بہت اچھا۔ مگر اس میں بھی کوئی ایسی حدیث نہیں جس کے الفاظ کا یہ ترجمہ ہو سکے۔ کہ عمر نے کہا۔ یہ شخص (رسول اکرمؐ) غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے۔ چنانچہ اس کا آپ کو خود اقرار ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"پہلے پارہ ہی میں نکل آیا۔ فرق اسقدر ہے۔ کہ اس میں ہجر یا اہجر نہیں ہے جس کے معنے ہذیان بکنے کے ہیں"

بندۂ خدا کچھ تو شرم بھی چاہئے۔ بحث بھی تو یہی تھی۔ کہ کسی حدیث بخاری میں یہ لفظ نہیں۔ کہ عمر نے کہا۔ یہ شخص ہذیان بک رہا ہے۔ اب خود آپ بھی یہی کہنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ واقعی حدیث میں ہجر یا اہجر کا لفظ نہیں۔ جس کے معنے ہذیان بکنے کے ہیں۔ تو پھر جب یہ لفظ حدیث میں موجود نہیں۔ تو آپنے کس مونہہ سے یہ کہا تھا

کہ صحیح البخاری میں یہ موجود ہے۔ کہ عمرؓ نے کہا۔ یہ شخص غلبہ درد سے ہذیان بک رہا ہے"۔ اس کی تاویل بھی عجیب آپ نے فرمائی۔

"جس کو درد زیادہ ہوتا ہے۔ وہ کبھی کبھی ہذیان بھی کہ جاتا ہے۔"

کوئی شخص اس سے بڑھکر حواس باختہ بھی کیا ہوگا۔ پانچ مہینے سے یہ بحث فرما رہے ہیں۔ کہ بخاری مطبوعہ دہلی کتاب المرضی صفحہ ۸۴۶ میں یہ حدیث موجود ہے۔ کہ عمرنے کہا۔ یہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے۔ اول تو صفحہ ۸۴۶ ہی غلط ہے۔ پھر کتاب المرضی میں وہ حدیث نہیں ملتی۔ پھر تمام صحیح البخاری میں نہیں ملتی۔ پھر آپ کتاب المرضی پارہ ۱۸ میں بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ اس کے بعد اب کتاب المرضی کو چھوڑ کر باب کتابۃ العلم کو پیش کرتے ہیں۔ مگر اس میں بھی لفظ تنازعہ فیہ" ہذیان بکنا نہیں دکھا سکے۔ جب اس حدیث میں کوئی ایسا لفظ ہی نہیں۔ جسکے معنے ہذیان بکنے کے ہوں۔ تو پھر اسے پیش ہی کیوں کرتے ہیں۔ کیونکہ بحث فیما بین تو اسی لفظ پر ہو رہی ہے۔ آپ کہتے ہیں عمرنے کہا۔ یہ شخص ہذیان بک رہا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ بخاری میں ایسا کہنے کا ثبوت موجود نہیں۔ یہ بھی خوب فرمایا۔ کہ جسکو درد زیادہ ہو۔ وہ کبھی کبھی ہذیان بھی کہ جاتا ہے۔ تو اس سے کیا نتیجہ نکلا۔ کیا یہ کہ غلبہ الوجع کے معنے ہذیان بکنے کے ہیں۔ خود ہی تو "کبھی کبھی" کہتے ہو۔ یعنی قاعدہ کلیہ نہیں۔ اور خود ہی اسے ایسا قاعدہ کلیہ بتاتے ہو۔ کہ عمرخواہ مخواہ اس لپیٹ میں آجائیں۔ یہ سعی ناکام نہ فرمائیے۔ اور چپ ہو جائیے۔ جو کچھ آپ سے ہو چکا۔ وہ ندامت کے لئے کافی ہے۔

پھر حواس باختگی کا مزید ثبوت یہ ہے۔ کہ لکھتے ہو۔ تفصیل کے لئے دیکھو۔ اصلاح جلد ۲۳ نمبر ۳۔

حالانکہ نمبر ۳ میں ایک سطر بھی اس موضوع پر نہیں۔ خدا آپ کے ہوش و حواس بحال کرے۔